|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144610290168

محترم مفتیان کرام!ان مسائل کے بارے میں شرعی رہنمائی فرمائیں

1۔ میرےبھائی کا انتقال ہوا ہے انہوں نے کسی کو کچھ رقم قرض دی ہے لیکن وہ ابھی تک ملی نہیں اس کا کیا حکم ہے؟

2۔ میرے بھائی کے انتقال کے بعد ایک دو لوگوں نے کہا کہ انہوں نے ہم سے قرض لیا تھا وہ ہمیں واپس چاہیے گواہ یا تحریر نہیں ہے اس کا بھی حکم بتا دیں؟

3۔ میرے مرحوم بھائی کی بیوہ یہ کہتی ہیں کہ میرے شوہر نے میرے لیے سونے کا ایک سیٹ تیار کروایا تھا وہ کسی کے پاس رکھوایا ہے اس کا حکم بتا دیں۔

(مرحوم بھائی کےورثاء میں بیوہ،ایک بھائی اور دوبہنیں ہیں،بھائی کے والدین کا پہلے انتقال ہوچکا،اور ان کی کوئی اولاد نہیں ہے)

مستفتی:محمد عامل

03150834665

**الجواب حامدا ومصلیا**

1۔ سائل کے بھائی نے جو رقم کسی کو بطور قرض دی ہے وہ سائل کے ترکہ میں شمار ہوگی اور وصولیابی کے بعد ان کے ورثاء میں تقسیم ہوگی۔ لہذاصورت مسئولہ میں مرحوم کا جو قرض وصول ہو اس کو (16) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں سےمرحوم کی بیوہ کو(4) حصے،مرحوم کے بھائی کو(6)حصے،اور مرحوم کی ہر ایک بہن کو(3)حصے دیے جائیں گے۔

4/16

|  |  |  |  |
| --- | --- | --- | --- |
| بیوہ | بھائی | بہن | بہن |
| 1 | 3 | | |
| 4 | 6 | 3 | 3 |

مثلاًاگر قرض (100) روپے وصول ہو تو اس میں سے مرحوم کی بیوہ کو(25) روپے مرحوم کے بھائی کو(37.5) روپے اور مرحوم کی ہر ایک بہن کو(18.75) روپے دیے جائیں گے۔

2۔ شریعت میں دعویٰ کرنے والے پرگواہوں کا پیش کرنالازم ہے ،اور اگر مدعی (دعویٰ کرنےوالے)کے پاس گواہ نہ ہوں تومدعی علیہ(جس پر دعویٰ کیا جائے)سے قسم لی جائے گی،لہذاجواشخاص میت پرقرض یاکسی اورچیز کادعویٰ کررہے ہیں اگران کے پاس اپنے اس دعویٰ پر گواہ نہ ہوں،اور میت کے ورثاء میں سے کوئی شخص ان کے دعویٰ کااقراربھی نہیں کرتاتواس صورت میں محض دعویٰ کے ذریعہ قرض وصول نہیں کیاجاسکتا،بلکہ شرعی طور پر یہ دعویٰ کرنے والے افرادمیت کے ورثاء سے حلف لیں گےکہ انہیں اس قرض کا علم نہیں اور نہ میت نے انہیں بتایاہے،اگر ورثاء اس بات پر حلف اٹھالیتے ہیں تو دعویٰ کرنے والوں کا دعویٰ ساقط ہوجائے گا اور اگرمیت کے ورثاء حلف اٹھانے سے انکار کرتے ہیں  تو دعویٰ ثابت ہوجائے گا اور مرحوم کے ترکہ میں سے ادائیگی لازم ہوگی۔

لہذا صورتِ مسئولہ میں مرحوم پر رقم کا دعویٰ کرنے والے لوگوں کے پاس گواہ نہیں ہیں اور میت کے ورثاء میں سے کوئی ان کے قرض کی رقم کااقرار بھی نہیں کرتا اور قسم کے ذریعہ ورثاء اس رقم کاانکار کرتے ہیں تو دعویٰ کرنے والوں کا دعویٰ ساقط ہوجائے گا۔

3۔ سائل کے مرحوم بھائی نے اگر سونے کا سیٹ بنوا کر بیوہ(اپنی اہلیہ)کے حوالے کردیا تھا اور اس کے بعد کسی کے پاس رکھوادیا تھا تویہ سونے کا سیٹ بیوہ کی ملکیت ہوگا،مرحوم بھائی کی میراث میں تقسیم نہیں ہوگا،اور اگر بیوہ کے حوالے نہیں کیاتھا بلکہ بنوا کر کسی کے پاس رکھوادیا تھا تویہ سیٹ مرحوم بھائی کی میراث میں مذکورہ بالا طریقے سے تقسیم ہوگا۔

لما فی الفتاوی الھندیۃ:

''وإن لم تکن للمدعی بینة وأراد استحلاف هذا الوارث یستحلف علی العلم عند علمائنا - رحمهم الله تعالی - بالله ما تعلم أن لهذا علی أبیک هذا المال الذی ادعی وهو ألف درهم ولا شیء منه،فإن حلف انتهی الأمر وإن نکل یستوفی الدین من نصیبه''۔

(کتاب ادب القاضی،الباب الخامس والعشرون فی اثبات الوکالة والوراثة وفی اثبات الدی،ج3،ص407،ط رشیدیہ،کوئتہ)

لما فی رد المحتار:

("تتم) الهبة (بالقبض) الكامل (ولو الموهوب شاغلاً لملك الواهب لا مشغولاً به) والأصل أن الموهوب إن مشغولاً بملك الواهب منع تمامها، وإن شاغلاً لا، فلو وهب جرابًا فيه طعام الواهب أو دارًا فيها متاعه، أو دابةً عليها سرجه وسلمها كذلك لاتصح، وبعكسه تصح في الطعام والمتاع والسرج فقط؛ لأنّ كلاًّ منها شاغل الملك لواهب لا مشغول به؛ لأن شغله بغير ملك واهبه لايمنع تمامها كرهن وصدقة؛ لأن القبض شرط تمامها وتمامه في العمادية".

(ج5،ص690،ط سعید،کراتشی)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

01/11/1446ھ

29/04/2025ش



01/11/1446ھ

29/04/2025ش